Pharmaceutical Review
ISSN 2220-5187, Constituted by Pharmacist Federation

اداریہ

تاریخ: 27 اگست 2019

نمبر: PF/19-3417

عزت مآب محمد اقبال کی عظمت کو سلام

جنہوں نے قومی وسائل کو غیر معمولی نقصان پہچانے والوں سے ٹکر لی۔ ملکی اداروں کو ذاتی مفاد کیلئے استعمال کرنے والوں کے خلاف بہادری اور بیباکی سے جدوجہد کی۔ قومی صحت، ادویات اور تعلیم کے لیے شاندار خدمات انجام دیں۔ ہم اپنے عظیم محسن اور محبوب قائد کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اور انکے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد ان کے محترم و مقدس مشن کی تکمیل جدوجہد جاری رکھیں گے۔

جناب عزت مآب محمد اقبال 31 دسمبر 2018 کو اس فانی دنیا سے پردہ فرما کر ابدی دنیا میں تشریف لے گئے۔ مگر ان کا کردار اور پیغام آج بھی زندہ ہے۔ انکی قومی و بین الاقوامی سطح پر صحت، تعلیم اور ادویات کے حوالے سے خدمات کو ہمیشہ قدر کی نظر سے دیکھا جائے گا۔ حصوصاً زندگی کے آخری دور میں شہر سرگودہا اور جامعہ سرگودہا کے لئے انکے کردار کو ہر آنے والا مورخ سنہری حروف سے تحریر کرے گا۔ جہاں انہوں ادارے اور شہر کیلئے اعلیٰ سائنسی اور پیشہ ورانہ خدمات پیش کیں۔ اور خصوصاً انتظامی، مالی اور دفتری بددیانتی و بدعنوانی کو شاندار انداز میں اجاگر کیا۔ نظام اور ادارے کو کرپشن و بددیانتی سے پاک کرنے کیلئے بہتری حکت عملی سے کوشش کی۔ جسکی پاداش میں انہیں ایم فل M.Phill Pharmaceutics کی تعلیم کو ادھورا چھوڑنا پڑا۔ اور بالاخر اپنی ملازمت سے بھی ہاتھ دھونے پڑھ گئے۔ نگران فارمیسی Dean - Pharmacy سرگودہا یونیورسٹی نے بہترین سازش کرتے ہوئے انکا کامیاب معاشی قتل کیا۔ اور اپنی بدیانتی و کرپشن کو چھپانے کا بہترین اہتمام فرمایا۔ اور دیگر لوگوں کو خاموشی اختیار کرنے کا بھاشن دیا۔ مگر اس بہادر نوجوان نے ہر چیلنج کو خندہ پیشانی سے قبول کیا۔ کسی دھمکی کو آڑھے نہ آنے دیا۔ کسی طاقت، عہدہ اور منصب کو اپنے مقصد کے حصول کی رکاوٹ نہ بننے دیا۔ اور اپنے متعین اھداف کے کامیاب حصول کا اعادہ کیا تھا۔

احباب گرامی! میری تعلیمی، تدریسی اور پیشہ ورانہ زندگی میں ہزاروں لوگ آئے۔ جن کیساتھ مل کر ملک، قوم اور امت کیلئے کام کیا۔ مگر محمد اقبال ان سب سے الگ اور نمایاں شخصیت کا حامل نوجوان تھا۔ انتہائی زیرک، معاملہ فہم اور کم گو انسان تھا۔ صاحب فراست اور دانشمند تھا۔ نرم دم گفتگو اور گرم دم جستجو کی اعلیٰ مثال بھی تھا۔ بولے تو دلائل کے انبار لگا دے۔ جلال میں آئے تو پتھر پگھل جائیں۔ محبت کرے تو دلوں کو چیر دے۔ دشمن بنے تو دھرتی ہل جائے۔ راز دان بنے تو کوئی جان اور زندگی لے تو لے مگر ایک لفظ بھی نہ اگلوا سکے۔ واہ، میرا دوست، میرا بھائی، جسے ہم سے بچھڑے آج تقریباً سال ہونے کو ہے، مگر ہمارے دلوں اور خیالوں میں آج بھی ہے۔ جسکی گفتگو اور دلائل آج بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ جسکی جرات، ہمت اور بہادری سے ہم آج بھی جوش و ولولہ پاتے ہیں۔ اسلئے ہم اسے نہ کل بھولے تھے، نہ آج بھولے

ہیں اور نہ مستقبل میں کبھی اسے فراموش کر سکیں گے۔ ہم اپنے بھائی کے بد بخت دشمنوں کا مقابلہ کرینگے۔ معاشی و حقیقی قتل کرنے والے سرکاری غنڈوں کے خلاف لڑتے رہینگے۔ ملک و قوم کو نا قابل تلافی نقصان پہنچانے والے آستین کے سانپوں کو ضرور انکے انجام تک پہنچائیں گے۔ اس لئے کسی کو ہرگز غلط فہمی میں نہیں رہنا چاہیے کہ محمد اقبال کے بعد انہیں اپنا شیطانی اور مکروہ کھیل برپا کرنے میں آزادی اور آسانی ہوگئی ہے۔ ہم ان کی ہر موڑ پر، ہر سطح کی اور ہر ممکنہ مدافعت کرینگے۔ انکا احتساب بھی ہوگا اور مقابلہ بھی ہوگا۔ اس کے ساتھ انہیں یقیناً یہ بات بھی سمجھنا ہوگی کہ خدا کی لاٹھی ہمیشہ بے آواز ہوتی ہے۔ قدرت کے اصول نہیں بدلتے۔ فطرت اپنا بدلہ خود لیتی ہے۔ حق اور انصاف ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ اور اللہ کی راہ میں لڑنے والے مجاہد کبھی نہیں مرتے۔

احباب گرامی! محمد اقبال سے میری آخری بات انکی موت سے دو دن قبل ہوئی تھی۔ ہم نے سرگودہا یونیورسٹی، گورنر پنجاب اور صحت و ادویات کے حوالے کئی باتیں کیں۔ بد دیانتی و کرپشن کی تاریخ مرتب کرنے والے نگران فارمیسی Dean Pharmacy سرگودہا یونیورسٹی کا بھی ذکر ہوا۔ مجھے اسکے عزم اور ہمت میں کوئی کجی نہیں محسوس ہوئی تھی۔ جو اپنے لائحہ عمل، منصوبہ بندی اور حکمت عملی میں بڑے شرح صدر سے عمل پیرا تھا۔ مگر لا شبہ موت ایک اٹل حقیقت اور زندگی امانت ہے۔ جسے وقت مقررہ پر اپنے حقیقی انجام تک چلے جانا ہے۔ ہم اللہ کے حضور اپنے بھائی کی بخشش اور اعلیٰ مقام کی دعا اور امید کرتے ہیں۔ جسکی رضا کیلیے اس نے دنیا کے جعلی خداوں سے ٹکر لی۔ قربانی اور ایثار کی اعلیٰ مثال پیش کی۔

یہاں ہمیں یقیناً ایک اور نقطہ سمجھنا ہوگا کہ اللہ کی دی ہوئی زندگی اور جان کی اسکی حقیقی مالک کو واپس کرنے کا شعوری طریق کار اور اصولی و فکری پس منظر ہی دراصل کسی اہل ایمان کی عظمت، بزرگی اور ابدی کامیابی کا فیصلہ کرتا ہے۔ ہم یہ بھی یقیناً جانتے ہیں کہ دنیا کا کوئی نظام، تکنیک Technology یا آلہ راہ خدا میں اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنے والوں کی پہچان، درجہ بندی اور احاطہ نہیں کر سکتا۔ اللہ کی راہ میں اپنی متاع عظیم پیش کرنے والے اور رب العالمین سے نفع بخش تجارت کرنے والے ایسے بیشمار گمنام سپاہی اور شہداء ہیں۔ جن کے ناموں سے بھی دنیا واقف نہیں۔ جو دور دراز گمنام معرکوں اور ان دیکھی راہوں میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ کفر و الحاد اور ظلم و بد دیانتی کے خلاف صف آراء ہوئے۔ غرور و تکبر کے نمائندہ جعلی خداؤں کے خلاف برسر پیکار ہوئے۔ اپنے مقاصد اور اصولی نصب العین کے حصول میں خود کو بھی قربان کر گئے۔ جنکی شہادت سے انکا ماحول اور معاشرہ بھی بے خبر رہا۔ جنکی حقیقت سے اللہ کے بعد صرف انکے قریبی احباب ہی واقف رہے۔ انکے خاندان کے افراد، لشکر کے سپاہی، فکر و نظر کے ساتھی یا پھر مقصد mission کے کلیدی لوگ ہی انکی شہادت سے واقف رہے۔

چنانچہ پیشہ فارمیسی کے عظیم سپہ سالار جناب محمد اقبال بھی کچھ ایسے ہی نڈر اور بیباک سپاہی تھے۔ جنہوں نے زندگی بچانے والے پیشہ Life Saving Profession کی ترقی اور بہتری کے لئے نمایاں کردار ادا کیا۔ نظام اور طریق کار کی درستگی کے لئے اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ فرمایا۔ انسانی صحت اور زندگی کو ترقی و استحکام دے کر صحت مند معاشرہ تعمیر کرنے اور توانا قوم وجود میں لانے کی کوشش کی۔ سرکاری، انتظامی اور پیشہ ورانہ اداروں کو ایسے اقدامات کرنے کی تجاویز دیں جو قوم اور معاشرے کی صحت و تندرستی کی ضمانت بن سکیں۔ چنانچہ ان کو وہ عظیم کارنامہ جس کی وجہ سے انہیں سرگودہا یونیورسٹی کی ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے وہ مرکزی و صوبائی حکومتوں، وزارت صحت اور دیگر اداروں کی توجہ جامعہ سرگودہا کے شعبہ فارمیسی کی کرپشن و بد دیانتی کی طرف مبذول کرانا تھا۔ جہاں ملکی تاریخ اور ادویات و صحت کی دنیا کی بدترین کرپشن کا ارتکاب ہوا۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر ساجد بشیر ڈین فارمیسی نے شاندار بد دیانتی و بدعنوانی کا مظاہرہ فرمایا۔ جنکی نالائقی اور بد انتظامی کی وجہ سے ادویاتی کارخانہ Pharmaceutical Unit ادویات سازی کا اجازت نامہ یا پروانہ Drug Manufactruring License ملنے کے باوجود ناکام ہوگیا ہے۔ جسکی وجہ سے سرکاری خزانہ کو تقریباً 83 ملین روپے کا نقصان ہوا۔ جس میں تقریباً 42 ملین روپے حکومت پنجاب نے فراہم کئے تھے۔ چنانچہ منصوبہ کی ناکامی سے نہ صرف پیشہ فارمیسی اور جامعہ سرگودہا کو نا قابل تلافی نقصان ہوا بلکہ کئی ملازمین بھی بے روزگار ہوگئے۔

اسکے علاوہ موصوف الحاق کمیٹی کے چیرمین کی حیثیت سے بھی بڑی ہنرمندی سے بد دیانتی فرماتے ہیں۔ ملحقہ اداروں Affiliated Institutions سے تحقیقی نگرانی، امتحانات اور طلبہ کو پڑھانے کی آڑ میں رشوت وصول فرماتے ہیں۔ جو بد دیانتی، قانون شکنی اور بد اخلاقی کے ساتھ مفادات کا ٹکراؤ بھی ہے۔ اس سے مذکورہ ادارے اور عہدے کے ناجائز استعمال کا مفہوم بھی برآمد ہوتا ہے۔ انہوں نے کرپشن افشاء کرنے کے جرم میں یونیورسٹی انتظامیہ کی ملی بھگت سے تین انتہائی قابل، دیانتدار اور اعلیٰ پائے کے ماہرین ادویات کو ملازمتوں سے نکلوا دیا۔ بعد ازاں رئیس جامعہ ڈاکٹر اشتیاق احمد اور سینڈیکیٹ University Syndicate سے ملازمت کی بحالی کی اپیل کی گئی۔ جو جناب ڈین نے کامیاب سازش کرتے ہوئے مسترد کروادی۔ چنانچہ ان اصحاب کو ہم آج کے دور کا مجتہد کہیں گے۔ جنکی حق گوئی، جرات مندی اور استقامت کو سلام پیش کرنا چاہئے۔ پوری فارماسسٹ برادری اور پاکستانی قوم کو انکی جدوجہد اور قربانی کو قدر کرنی چاہئے۔ جنہوں نے جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے کا قابل فخر

کارنامہ انجام دیا۔ اللہ کے شیر، غلامان مصطفیٰ اور علامہ اقبال کے حقیقی شاہین ہونے کا ثبوت پیش کیا اور اپنے موقف، مقصد اور مشن پر ڈٹے رہے۔ مگر جناب محمد اقبال، جنکی دن رات انتھک محنت کے نتیجہ میں ادویات کے کارخانہ Pharmaceutical Unit کو سرکاری سطح پر ادویات سازی کا اجازت نامہ Manufacturing License عطاء ہوا تھا۔ جو کام گذشتہ 13 سالوں سے کوئی نہیں کر پایا۔ اس عظیم انسان نے انتہائی قلیل مدت میں بڑی کامیابی سے کر دکھایا تھا۔ انہیں جب بے بنیاد الزامات کی بناء پر یونیورسٹی سے نکالا گیا تو اپنی غیرت، حریت اور حمیت کی وجہ سے اس صدمہ، رنج اور دکھ کو برداشت نہ کر سکے۔ اور دسمبر 31، 2018 کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ چنانچہ ہم سمجھتے ہیں کہ جناب محمد اقبال کی موت کے ذمہ دار ڈین فارمیسی، جامعہ سرگودہا ہیں۔ جسکے خلاف مقدمہ درج کر کے غیر جانبدارانہ تفتیش ہونی چاہئے۔ اور جناب محمد اقبال کی جدوجہد کو سرکاری سطح پر خراج تحسین پیش کیا جانا چاہئے۔ اور انکے ورثاء اور پس ماندگان کو بہترین اسلوب سے مالی، اخلاقی اور سرکاری سطح پر امداد فراہم کی جانی چاہئے۔

چنانچہ ہم جناب محمد اقبال کی استقامت اور قربانی کو تہہ دل سے خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔ انکی خدمات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور ان کی موت کے محرک بننے والے بدترین اور ظالم قاتلوں کو انکے انجام تک پہنچانے کا اعادہ کرتے ہیں۔ جنہوں نے بے قصور اور معصوم بچوں کو یتیم کیا۔ روشن گھروں کی خوشیوں اور رونقوں کو اجاڑ دیا۔ جنہوں نے فلسفہ حسین کے پاسداران کو قتل کیا۔ قابل نفرت یذیدیت کا مظاہرہ کر کے اجالوں کو شکست دینے کی ناپاک کوشش کی۔

کرو کج جبیں پہ سر کفن میرے قاتلوں کو گماں نہ ہو۔

کہ غرور عشق کا بانکپن پس مرگ ہم نے بھلا دیا۔

لہٰذا ہم ملک و قوم کے دشمنوں کو یہ پیغام دینا چاہیں گے کہ اپنے عظیم مجاہد اور جفاکش سپہ سالار کو کبھی فراموش نہیں کرینگے۔ انکی خدمت، جدوجہد اور کارناموں کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ اس علم، نشان اور جھنڈے کو کبھی گرنے نہیں دینگے۔ انکے عظیم مشن کو انتہائی ذمہ داری سے آگے بڑھاتے چلے جائیں گے۔ کرپشن، بددیانتی اور بدعنوانی کے خلاف اپنی جدوجہد ہمیشہ جاری و ساری رکھیں گے۔ انشاءاللہ

ڈاکٹر طٰہٰ نذیر Ph.D

مدیر اعلیٰ: **رسالہ الادویہ**, PHARMACEUTICAL REVIEW

taha@pharmaceuticalsreview.com | http://pharmaceuticalsreview.com